www.KitaboSunnat.com

چالیس علمائے اہلِ حدیث

برِصغیر پاک و ہند کے
چالیس جلیل القدر علمائے اہلِ حدیث کے حالاتِ زندگی
اور اُن کے تعلیمی و تدریسی کارناموں پر مشتمل تاریخی کتاب

تصنیف:
عبدالرشید عراقی

نعمانی کتب خانہ
حق سائیٹ اُردو بازار لاہور

www.KitaboSunnat.com

(۲۰)

ابوالوفا ثناء اللہ امرتسریؒ

برصغیر میں اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے وکیل ہیں۔ ان کی خدمات اور ان کے زہد و تقویٰ کو دیکھ کر ایک آدمی کہہ سکتا ہے کہ وہ عام آدمی نہیں بلکہ رجل الٰہی ہیں۔ (سید رشید رضا مصریؒ)

ہندوستان کے مشاہیر علماء میں تھے۔ فن مناظرہ کے امام تھے۔ اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جس نے بھی زبان کھولی اور قلم اٹھایا، اس کے حملے کو روکنے کے لئے ان کا قلم شمشیر بے نیام ہوتا تھا۔ (سید سلیمان ندویؒ)

میرے نزدیک اسلام کی صداقت و حقانیت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ ثناء اللہ ایسا زیرک، معاملہ فہم، ذہین و فطین انسان اسلام کا علمبردار ہے اور صداقت اسلام کا جیتا جاگتا چلتا پھرتا معجزہ ہے۔ (سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ)

بیک وقت مدبر، مفکر، مفسر، محدث، پختہ کار مصنف اور شعلہ نوا مقرر اور فن مناظرہ کے امام تھے۔ (عبدالمعین ندویؒ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ثناء اللہ کے انتقال سے حاضر جوابی کا دور ختم ہو گیا۔

(ظفر علی خانؒ)

مولانا ثناء اللہ ایک عبقری شخصیت تھے۔

(عنایت اللہ نسیمؒ)

ہمیں مناظرہ کے کہنا چاہئے کہ امام تھے۔ خصوصاً آریہ سماجیوں کے مقابلہ میں اور شروع صدی میں ان کا فتنہ اس وقت سب سے بڑا تھا۔ اگر مولوی ثناء اللہ ان کے سامنے نہ آ جاتے تو مسلمانوں کی مظلومانہ مرعوبیت خدا جانے کہاں تک پہنچ جاتی۔

(عبدالماجد دریا آبادیؒ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالوفا ثناء اللہ امرتسریؒ

۱۲۸۵ھ.....۱۳۶۷ھ

۱۸۶۸ء.....۱۹۴۸ء

برصغیر (پاک و ہند) کے مسلمانوں کی خوش قسمتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسریؒ کو پیدا کیا جو اس صدی کے نہ صرف مجدد ہی تھے بلکہ مصلح بھی تھے۔ مولانا ثناء اللہؒ کی ہستی اسلامی دنیا میں یکتائے روزگار تھی کہ ان کی نظیر نہ ان کے معاصرین میں ملتی ہے اور نہ بعد والوں میں۔ آپ جامع منقول و معقول تھے، جامع العلوم تھے، فصیح و بلیغ، متکلم و معلم، مفسر، مورخ، محقق، دانشور، نقاد، مبصر، صحافی، فن مناظرہ کے امام اور بلند پایہ مصنف تھے۔

جب ہماری نظر کسی مشہور و معروف شخصیت پر پڑتی ہے تو فوراً ایک ہمہ گیر تاریخ ہمارے سامنے آ جاتی ہے یا ایسا ہوتا ہے کہ ہم تاریخ کے گوشہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس گوشہ کے متعلق اہم شخصیت کا خاکہ ذہنوں میں ابھرتا ہے۔ اسی طرح ملتوں اور جماعتوں کا حال ہے۔

جب ہم تاریخ دیوبند پر نظر ڈالتے ہیں تو فوراً ہمارے سامنے مولانا حسین احمد مدنی، مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری، مولانا محمود الحسن دیوبندی اور مولانا شبیر احمد عثمانی کی تصویریں آ جاتی ہیں یا ہم ان علمائے دیوبند کا نام سنتے ہیں تو پوری تاریخ دیوبند سامنے آ جاتی ہے اور دارالعلوم کا عظیم تصور ذہن میں آ جاتا ہے۔

مولانا شبلی نعمانی اور مولانا سید سلیمان ندوی کے تذکروں میں دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو اور دارالمصنفین اعظم گڑھ کا تصور اور ان کے علمی کارناموں اور خدمات جلیلہ کا مکمل خاکہ نظروں کے سامنے آ جاتا ہے۔

اسی طرح جب مولانا عتیق الرحمان عثمانی اور مولانا سعید احمد اکبرآبادی کا تذکرہ ہوتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو عدوۃ المصنفین کا پورا خاکہ اور نقشہ ذہن میں آ جاتا ہے۔ مولانا مودودی اور مولانا امین احسن اصلاحی کا جب نام لیا جاتا ہے تو جماعت اسلامی کی پوری تاریخ ذہنوں میں مرتسم ہو جاتی ہے۔ علامہ مشرقی کا جب ذکر کیا جاتا ہے تو خاکساری تحریک کی مکمل تاریخ سامنے آ جاتی ہے۔ جب سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور آغا شورش کاشمیری کا ذکر کیا جاتا ہے تو مجلس احرار کا پورا خاکہ ذہنوں میں آ جاتا ہے۔ جب مسیح الملک حکیم اجمل خاں اور ڈاکٹر انصاری کے نام لئے جاتے ہیں تو جامعہ ملیہ کی پوری تاریخ سامنے آ جاتی ہے۔ اسی طرح جب مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اور مولانا ابوالقاسم بنارسی کا نام سنتے ہیں تو آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی پوری تاریخ اور ایک وسیع و بسیط خاکہ سامنے آ جاتا ہے۔

تاریخ اہلحدیث کا ایک معتدبہ حصہ مولانا ثناء اللہ مرحوم کی ملی، دینی، علمی خدمات کا رہین منت ہے اور آپ کی خدمات امت مسلمہ میں منفرد و ممیز ہیں۔ مولانا امرتسری کی عظیم شخصیت عالم اسلام اور خصوصاً برصغیر (پاک و ہند) میں محتاج تعارف نہیں۔ قوم کا ایک ایک فرد ان کی ذات گرامی سے واقف ہے۔

مولانا ثناء اللہ مرحوم کے علمی تبحر اور جامع الکمالات ہونے کا اعتراف عالم اسلام کے جلیل القدر علماء نے کیا ہے۔ مولانا مرحوم اپنے علم و فضل اور تبحر علمی کی وجہ سے دنیائے اسلام میں آفتاب و مہتاب بن کر چمکے۔ آپ علم و فضل، حفظ و ضبط، عدالت و ثقاہت، امانت و دیانت، فطانت و ذکاوت، زہد و ورع، راست بازی، حسن معاملگی اور تقویٰ و طہارت میں ہمہ نمونہ سلف رہے۔ تمام علوم آلیہ و عالیہ پر ان کی وسیع نظر تھی اور ہر فن میں ان کو امام تسلیم کیا جاتا تھا۔ آپ جیسی جامع الکمالات ہستی صدیوں میں کہیں پیدا ہوتی ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ ملت اسلامیہ کا مشترکہ سرمایہ تھے۔

قوت تحریر و تقریر، پرزور استدلال اور فن مناظرہ میں ان کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ آپ کا شہرہ عالم اسلام میں بھی تھا۔

سالہا زعزمہ پرواز جہاں خواہد بود
زمیں نواہا کہ دریں گنبد گردوں زدہ اند

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ثناء اللہ جون ۱۸۶۸ء/ ربیع الاول ۱۲۸۵ھ امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ کا آبائی وطن ضلع سرینگر کا قصبہ اننت ناگ تھا۔ آپ کے والد شیخ خضر جو ۱۸۶۰ء/ ۱۲۷۶ھ کشمیر سے ہجرت کر کے امرتسر میں آباد ہو گئے۔ آپ سات سال کے تھے کہ شیخ خضر جو نے انتقال کیا اور ۱۴ سال کے ہوئے تو والدہ بھی داغ مفارقت دے گئیں۔ آپ کے بڑے بھائی ابراہیم رفو گری کا کام کرتے تھے۔ اس لئے انہوں نے آپ کو بھی رفو گری کے کام پر لگا دیا۔

۱۵ سال کی عمر میں ایک بزرگ کی تحریک پر تعلیم کی طرف توجہ کی اور مدرسہ تائید الاسلام امرتسر میں جس کے بانی و مہتمم مولانا احمد اللہ رئیس امرتسر تھے، داخل ہو گئے۔ وہاں آپ نے ابتدائی کتابیں مولانا احمد اللہ سے پڑھیں۔ اس کے بعد آپ وزیر آباد تشریف لائے۔ وزیر آباد ان دنوں علم و فن کا مرکز تھا اور استاد پنجاب مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی مسند حدیث پر رونق افروز تھے۔ آپ نے استاد پنجاب سے علوم آلیہ و عالیہ میں تحصیل کی۔

وزیر آباد میں تکمیل تعلیم کے بعد مولانا ثناء اللہ دہلی تشریف لے گئے اور حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی سے حدیث کی سند و اجازت حاصل کی اور یہ واقعہ ۱۸۸۹ء/ ۱۳۰۷ھ کا ہے۔ دہلی سے فراغت کے بعد مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور پہنچے اور وہاں تھوڑا عرصہ رہ کر دار العلوم دیوبند تشریف لے گئے اور شیخ الہند مولانا محمود الحسن اسیر مالٹا سے کتب درسیہ معقول و منقول پڑھیں۔ مولانا امرتسری لکھتے ہیں۔

> وزیر آباد پنجاب میں حدیث شریف پڑھ کر ۱۸۸۹ء/ ۱۳۰۷ھ میں دیوبند گیا۔ وہاں کتب درسیہ معقول و منقول شرح چغمینی تک پڑھیں۔ حدیث کے دورہ کا بھی لطف حاصل کیا۔ دیوبند سے مدرسہ فیض عام کان پور پہنچا کیونکہ ان دنوں مولانا احمد حسن مرحوم کے درس منطق کا شہرہ بہت زیادہ تھا اور مجھے بھی علم معقول و منقول سے خاص شغف تھا۔ اس لئے میں نے مدرسہ فیض عام کان پور میں داخلہ لے لیا۔ کچھ شک نہیں مولانا مرحوم کا تبحر علمی واقعی قابل تعریف تھا۔ وہاں جا کر میں کتب مقررہ میں شریک ہوا اور قند مکرر کا لطف اٹھایا۔ انہی دنوں مولانا مرحوم کو حدیث پڑھانے کا تازہ تازہ شوق ہوا تھا۔ میں ان کے درس حدیث میں بھی شریک ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجاب میں مولانا حافظ عبدالمنان مرحوم (اہلحدیث مشرب) میرے شیخ الحدیث تھے۔ اس لئے میں نے تینوں استادوں سے جو طرز تعلیم سیکھا، وہ بالکل ایک دوسرے سے مختلف ہے جس کے ذکر کا موقع نہیں۔

۱۸۹۳ء/ ۱۳۱۰ھ میں مولانا ثناء اللہ نے مدرسہ فیض عام کان پور سے فراغت پائی۔ انہی دنوں مولانا شبلی نعمانی کی تحریک پر مولانا سید محمد علی مونگیری کی صدارت میں علماء کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں ندوۃ العلماء کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ اس اجلاس میں مولانا ثناء اللہ نے بھی شرکت کی تھی اور اجلاس میں تمام علماء میں کم عمر آپ ہی تھے۔

مولانا ثناء اللہ کو ندوۃ العلماء کی تاسیسی کمیٹی کا رکن نامزد کیا گیا۔ ساری زندگی ندوہ کی اصلاح و ترقی کے لئے کوشاں رہے۔

کان پور سے فراغت کے بعد اپنے وطن امرتسر واپس آئے اور مدرسہ تائید الاسلام امرتسر جہاں آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز کیا تھا، حدیث کی تدریس پر مامور ہوئے۔ ۶ سال تک آپ نے اس مدرسہ میں تدریس فرمائی۔ اس کے بعد آپ مدرسہ اسلامیہ مالیر کوٹلہ بطور صدر مدرس ہو کر چلے گئے اور مالیر کوٹلہ میں آپ نے دو سال تک تفسیر، حدیث اور فقہ کا درس دیا۔

اس کے بعد آپ استعفیٰ دے کر واپس امرتسر آ گئے اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع کیا کیونکہ اس وقت ملک میں تین گروہ اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف برسر پیکار تھے۔ اور وہ تھے۔

عیسائی.....آریہ.....قادیانی

مولانا ثناء اللہ نے ان تینوں گروہوں کے خلاف محاذ قائم کیا۔ ان سے تحریری و تقریری مناظرے کئے اور ان کے خلاف بے شمار کتابیں تصنیف کیں۔

ان تینوں گروہوں کے خلاف مولانا ثناء اللہ مرحوم نے جو قابل قدر خدمات انجام دیں، وہ برصغیر کی اسلامی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔

ادیان باطلہ کی تردید

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مرحوم نے ادیان باطلہ (عیسائیت، آریہ سماج، قادیانیت، منکرین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث) کے خلاف جو تحریری خدمات انجام دیں، ان کی مثال پورے برصغیر میں نہیں ملتی۔ ادیان باطلہ کی تردید میں ان کی خدمات کا برصغیر کے ہر مکتب کے علماء نے اعتراف کیا ہے۔

تردید عیسائیت

مولانا ثناءاللہ لکھتے ہیں۔

دوران تلاش سب سے پہلے قابل توجہ کتاب پادری ٹھاکر دت کی تصنیف "عدم ضرورت قرآن" نظر آئی جس کے جواب میں، میں نے "تقابل ثلاثہ" (توراۃ، انجیل، قرآن مجید کا مقابلہ) لکھی جو ملک میں شائع شدہ ہے۔ عیسائیوں کی عدم ضرورت قرآن کے جواب کے علاوہ میں نے متعدد کتابیں ان کے جواب میں لکھیں جن کے مجموعے کا نام "جوابات نصاریٰ" ہے۔ سب سے آخر میں عیسائیوں کے جواب میں وہ کتاب ہے جس کا نام ہے "اسلام اور مسیحیت۔"

عیسائیوں کی طرف سے اسلام کے خلاف تین کتابیں بطرز جدید شائع ہوئی تھیں جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) عالمگیر مذہب اسلام ہے یا مسیحیت۔

(۲) دین فطرت اسلام ہے یا مسیحیت۔

(۳) اصول البیان فی توضیح القرآن۔

ان تینوں کے جواب میں "اسلام اور مسیحیت" لکھی گئی اور شائع ہوئی جس نے اسلامی جرائد سے خراج تحسین حاصل کیا۔

تردید آریہ سماج

آریہ سماج نے بھی برصغیر میں اسلام کے خلاف کئی کتابیں لکھیں اور مسلمانوں کو ایذا پہنچانے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ مولانا امرتسری نے ان کے خلاف جو کارہائے نمایاں انجام دیئے، ان کی تفصیل مولانا کی زبانی سنئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ثناء اللہ مرحوم لکھتے ہیں۔

اسی اثناء میں آریوں نے کتاب "ستیارتھ پرکاش" کا اردو ترجمہ شائع کیا جس کے ۱۴ویں باب میں قرآن مجید پر (۱۵۹) اعتراض ہیں۔ ہر ایک اعتراض کے ضمن میں کئی کئی اعتراض ہیں۔ کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے شائع ہونے پر مسلمانوں کو ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کا مکمل جواب دیا جائے۔ حسب قول حافظ شیرازی

قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

میں نے اس کے جواب میں "حق پرکاش" لکھی۔ بفضلہ تعالیٰ ایسی مقبول ہوئی کہ اس کے بعد کسی فرقے کے کسی عالم نے ستیارتھ پرکاش کے لئے قلم نہیں اٹھایا۔ ذلک من فضل اللہ۔

اس کے بعد ایک مسلم عبدالغفور (نو آریہ دھرمپال) نے رسالہ "ترک اسلام" لکھا۔ اس کے شائع ہونے پر مسلمانوں کو بہت بے چینی ہوئی۔ میں نے فوراً اس کا جواب "ترک اسلام" شائع کر دیا جس سے مسلمانوں کو اس قدر قلبی راحت ہوئی جتنی مئی جون میں افطار کے وقت ہوتی ہے (خدا قبول کرے)۔

اس کے بعد آریہ کی طرف سے ایک کتاب شائع ہوئی جس کا نام "کتاب اللہ وید ہے یا قرآن"۔ اس کے جواب میں، میں نے "کتاب الرحمان" لکھی۔

ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہے کہ آریوں نے "رنگیلا رسول" کے نام سے ایک کتاب شائع کی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ناپاک حملے کئے گئے جس کی وجہ سے ملک میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک آگ لگ گئی۔ مسلمان متوالے پھرتے تھے کہ یہ کیا اندھیر ہے کہ ذات اقدس صفات پر ایسے حملے ہو رہے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ کوئی عالم جواب نہیں دیتا۔ بقول

بلائیں جنھیں جاناں کی اگر لیں گے تو ہم لیں گے

اس کے جواب میں، میں نے "مقدس رسول" لکھا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ بھی ایسا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقبول ہوا کہ اس کے بعد کسی عالم نے رنگیلا کے جواب میں قلم نہیں اٹھایا کیونکہ اس کی ضرورت ہی نہیں سمجھی۔ نہ آریوں نے اس کا جواب الجواب دیا۔

تردید قادیانیت

قادیانی تحریک نے جب ملک میں اپنے زہریلے اثرات پھیلانے شروع کئے تو مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی مرحوم نے قادیانی فتنہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے قابل قدر خدمات انجام دیں۔ انہوں نے ہندوستان کے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام سے فتویٰ حاصل کر کے کتابی صورت میں شائع کیا اور سب علمائے کرام نے متفقہ فتویٰ دیا کہ

قادیانی کافر ہیں اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں

مولانا محمد حسین بٹالوی کے انتقال کے بعد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری نے اس فرقہ ضالہ کو نیست و نابود کرنے کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ آپ نے اس فرقہ ضالہ کے خلاف کیا خدمات انجام دیں، اس بارے میں مولانا مرحوم خود لکھتے ہیں۔

> میری تصانیف جو قادیانیوں سے متعلق ہیں، ان کی تفصیل لکھوں تو ناظرین کے لئے ملال خاطر ہونے کا خطرہ ہے۔ اس لئے مختصر طور پر بتلاتا ہوں کہ قادیانی تحریک کے متعلق میری کتابیں اتنی ہیں کہ مجھے خود ان کا شمار یاد نہیں رہا۔ ہاں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جس شخص کے پاس یہ کتابیں موجود ہوں، قادیانی مباحث میں اسے کافی واقفیت حاصل ہو سکتی ہے جس کا ثبوت مرزا صاحب بانی تحریک قادیاں کی اس تحریر سے ملتا ہے جو انہوں نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کی تھی جس کا عنوان تھا

مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ

اس کے شروع میں میری نسبت جو خاص گلہ و شکایت کی گئی ہے، وہ خصوصاً قابل دید و شنید ہے۔ مرزا صاحب نے لکھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ نے مجھے بہت بدنام کیا۔ میرے قلعہ کو گرانا چاہا وغیرہ[1] اس لئے دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں جو جھوٹا ہے، وہ سچے کی زندگی میں مر جائے۔

کوئی خاص وقت تھا جب یہ دعا ان کی زبان وقلم سے نکلی اور قبولیت اسے لینے آئی۔ اور مرزا قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی زندگی میں ہی مر گیا۔ قادیانیوں پر یہ تاریخی فتح ایک اہلحدیث عالم کے نصیب میں آئی۔ آج قادیاں کی بستی میں ادھر ادھر دیکھو تو رونق بہت پاؤ گے مگر ایسی کہ دیکھنے والا اہل قادیاں کو مخاطب کر کے داغ مرحوم کا یہ شعر سنائے گا۔

آپ کی بزم میں سب کچھ ہے مگر داغ نہیں
آج وہ خانہ خراب ہم کو بہت یاد آیا

تفسیر نویسی

قادیانیوں، چکڑالویوں (منکرین حدیث)، شیعوں اور نیچریوں (سرسید احمد خاں اور ان کے متبعین) نے قرآن مجید کی تفاسیر لکھنی شروع کیں اور ان سب کی تفسیریں طریقہ سلف صالحین کے مطابق نہ تھیں۔

مولانا ثناء اللہ مرحوم نے ان کی اصلاح کے لئے چار تفسیریں (دو عربی، دو اردو) لکھیں جن کے بارے میں مولانا امرتسری لکھتے ہیں۔

یوں تو میری سب تصنیفات قرآن ہی کی خدمت میں ہیں مگر خاص تفسیر نویسی سے میں غافل نہیں رہا۔ روزانہ درس قرآن دینے کے علاوہ پہلے میں نے تفسیر ثنائی غیر مسبوق طرز پر لکھی جو (۸) جلدوں میں ختم ہو کر ملک میں شائع ہو گئی ہے۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد بلکہ ساتھ ساتھ "تفسیر القرآن بکلام

---

[1] غازی محمود دھرم پال نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے کہ جو عالم میرے مقابلہ میں آیا، شکست سے دوچار ہوا لیکن دو علمائے کرام کے آگے میں سرنگوں ہو گیا اور آخر ان دونوں علمائے کرام کے حسن سلوک سے میں دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہوا اور یہ دونوں علمائے کرام تھے۔ شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری اور مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمہم اللہ اجمعین (عراقی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرحمان" (عربی) لکھی جس کی ملک میں خاص شہرت ہے۔ تیسری تفسیر موسومہ "بیان الفرقان علی علم البیان" (عربی) لکھنی شروع کی جس کا ایک حصہ سورہ بقرۃ تک شائع ہو چکا ہے۔ تفسیر کے متعلق چوتھی کتاب موسومہ "تفسیر بالرائے" (اردو) لکھی۔ اس میں تفسیر بالرائے کے معنی بتا کر مروجہ تفاسیر و تراجم قادیانی، چکڑالوی، بریلوی اور شیعہ وغیرہ کی اغلاط پیش کر کے ان کی اصلاح کی گئی ہے۔ اس کا بھی ایک حصہ چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔

مناظرات و مباحثات

دین اسلام کی تبلیغ اور اس کی نشر و اشاعت کے لئے اور مخالفین اسلام کے پروپیگنڈا کو روکنے کے لئے ایک فن مناظرہ بھی ہے۔

انگریزی دور اقتدار کی آخری نصف صدی ہندوستان کی مذہبی دنیا میں بہت ہنگامہ خیز گزری ہے۔ تبلیغ حق اور ابطال باطل کی دوسری راہ مناظرے کی تھی۔

مولانا ثناء اللہ مرحوم کا مناظروں کی طرف رجحان زمانہ طالب علمی ہی میں تھا۔ وزیر آباد میں دوران تعلیم آپ عیسائی پادریوں کی تقاریر سنتے اور ان پر اعتراض کرتے۔ عوام آپ کے اعتراضات بڑی توجہ سے سنتے تھے۔ چنانچہ آپ نے بھی مناظروں کی طرف توجہ کی اور اس فن میں اتنی شہرت حاصل کی کہ علمائے کرام نے آپ کو "امام المناظرین" کا خطاب دیا۔

مولانا ثناء اللہ مرحوم نے عیسائیوں، آریوں، قادیانیوں، منکرین حدیث، مقلدین احناف (بریلوی و دیوبندی) اور شیعوں سے تحریری و تقریری مناظرے کئے۔ اگر ان مناظروں کا تفصیل سے ذکر کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

راقم آثم یہاں صرف دو مناظروں کا ذکر کرتا ہے۔ ایک مناظرہ میرے مولد و مسکن سوہدرہ میں ہوا اور دوسرا مناظرہ سوہدرہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر وزیر آباد میں ہوا۔

مناظرہ سوہدرہ

۲۸۔۲۹ مارچ ۱۹۲۲ء تحریری مناظرہ بعنوان "فاتحہ خلف الامام" مولوی سید نور شاہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(دیوبندی) سے حویلی ملک غلام محمد عراقی مرحوم منعقد ہوا تھا۔ دوران مناظرہ مولوی سید نور شاہ کی طرف سے ایک سوال کا جواب آیا تو مولانا امرتسری نے فرمایا۔

قاصد کے آتے آتے خط ایک اور لکھ رکھوں
میں جانتا ہوں وہ کیا لکھیں گے جواب میں

اس شعر سے مولوی سید نور شاہ بوکھلا گئے اور راہ فرار اختیار کی۔ اس مناظرہ کے دوران مولوی سردار احمد ساکن پنڈوریاں جو بریلوی مسلک کے تھے اور اس مناظرہ میں موجود تھے، مع اپنے رفقاء کے مسلک اہلحدیث قبول کیا۔

مناظرہ وزیر آباد

یہ مناظرہ (تقریری) ۱۰۔ اپریل ۱۹۳۲ء وزیر آباد میں پروفیسر سلیم قادیانی سے ہوا تھا اور یہ مناظرہ بڑا معرکہ خیز تھا۔ قادیانی مناظر نوجوان تھا اور مناظرہ کا موضوع ''صداقت مرزا'' تھا۔

مناظرہ میں پہلے قادیانی مناظر کو تقریر کا موقع دیا گیا اور اس نے ''صداقت مرزا'' کے دفاع کی پوری کوشش کی۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ مرحوم نے اپنی تقریر میں قادیانی مناظر کے تمام دلائل ملیامیٹ کر دیئے۔ دوسری تقریر میں قادیانی مناظر نے مناظرہ کا رخ ''اشتہار مرزا'' کی طرف پھیر دیا تو مولانا امرتسری مرحوم نے فرمایا۔

مسیح موعود کی مدت قیام ۴۰ سال مرزا صاحب بتاتے ہیں مگر خود ۱۸ سال بعد اس دنیا سے کوچ کر گئے لہذا مرزا صاحب اپنے دعویٰ کے مطابق جھوٹے ٹھہرے۔

مولانا مرحوم کی ضرب اتنی سخت تھی کہ قادیانی مناظر بوکھلا گیا۔ اثنائے مناظرہ مولانا مرحوم حسب معمول اشعار بھی چست کرتے تھے۔ ایک موقع پر آپ نے یہ شعر پڑھا۔

عجب مزا ہو کہ محشر میں کریں ہم شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شعر پر قادیانیوں نے واویلا شروع کر دیا کہ یہ شعر غیر مناسب ہے، اسے واپس لیا جائے اور اس معاملہ نے اس قدر طول پکڑا کہ مولانا ثناء اللہ نے فرمایا۔

یہاں سے ڈھائی میل کے فاصلہ پر ہندوستان کے مایہ ناز ادیب اور صحافی مولانا ظفر علی خاں موجود ہیں۔ ان کو حکم تسلیم کر لیا جائے اور جو وہ فیصلہ کریں گے، مجھے منظور ہوگا۔

قادیانیوں نے اس فیصلہ کو منظور کر لیا۔

پروفیسر حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی مرحوم اس مناظرہ میں موجود تھے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ

مولانا ثناء اللہ نے مجھے حکم دیا کہ مولانا ظفر علی خاں سے جا کر کہو کہ ثناء اللہ یاد کر رہا ہے۔

حکیم صاحب مرحوم فرماتے تھے کہ

میں اسپیشل تانگہ لے کر وزیر آباد سے کرم آباد آیا اور مولانا ظفر علی خاں کی خدمت میں عرض کیا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب آپ کو یاد کر رہے ہیں چنانچہ مولانا ظفر علی خاں اسی وقت تیار ہو کر میرے ساتھ وزیر آباد تشریف لے گئے۔

مولانا ثناء اللہ نے مولانا ظفر علی سے فرمایا کہ مناظرہ "صداقت مرزا" پر تھا۔ اس پر خاکسار نے یہ شعر پڑھا ہے۔

عجب مزا ہو کہ محشر میں کریں ہم شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

اس شعر پر قادیانی حضرات شور مچا رہے ہیں کہ یہ شعر غیر مناسب ہے، اس کو واپس لیا جائے۔ اب آپ کو حکم تسلیم کیا گیا ہے۔ آپ جو فیصلہ کریں گے، وہ فریقین کو تسلیم ہوگا۔

مولانا ظفر علی خاں نے فرمایا۔

اس شعر میں کوئی لفظ فحش نہیں ہے۔ اس کا مطلب بڑا آسان اور واضح ہے اور مطلب یہ ہے کہ

روز قیامت میدان محشر میں مولانا ثناء اللہ صاحب اللہ تعالیٰ کے دربار میں فریاد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے کہ اے اللہ مرزا غلام احمد قادیانی سے یہ پوچھ کہ اس نے دنیا میں مسلمانوں میں کیوں تفرقہ ڈالا۔ اس وقت مرزا صاحب مولانا ثناء اللہ صاحب سے کہیں گے کہ مولانا یہاں تو چپ رہئے۔ دنیا میں مجھے آپ نے بہت ذلیل ورسوا کیا اور اب یہاں بھی مجھے ذلیل ورسوا کر رہے ہو۔

مولانا ظفر علی خاں کی اس تشریح نے مجمع میں سرور و ولولہ پیدا کر دیا اور لوگ عش عش کر اٹھے۔

قادیانی مناظر چونکہ نوجوان تھا، اس لئے مولانا ثناء اللہ مرحوم نے اس پر بھی ایک شعر چسپاں کر دیا۔

کچھ جوانی ہے ابھی، کچھ لڑکپن ان کا
دو جفاکاروں کے قبضہ میں ہے جوبن ان کا

اس شعر کا فریقین پر کیا اثر پڑ سکتا تھا، اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ مناظرہ بڑا اثر انگیز تھا۔

مولوی ابوالمحمود ہدایت اللہ سوہدروی لکھتے ہیں۔

ہمارا یقین ہے کہ اس قسم کے دو تین مناظرے مختلف مقامات پر ہو جائیں تو پنجاب سے قادیانیت کا بیج اکھڑ جائے۔

قومی وملی اور سیاسی و جماعتی خدمات

شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری کی قومی وملی، علمی و دینی اور سیاسی و جماعتی خدمات کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے برصغیر پاک و ہند کی دینی و علمی، قومی وملی اور سیاسی تحریکات میں حصہ لیا اور قابل قدر خدمات انجام دیں۔ آپ نے جن تحریکات میں حصہ لیا، ان کی مختصر تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

ندوۃ العلماء

۱۸۹۲ء/ ۱۳۰۹ھ میں مولانا ثناء اللہ مدرسہ فیض عام کان پور سے فارغ ہوئے تو اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دستار بندی کے موقع پر مولانا شبلی نعمانی کی تحریک پر کان پور میں ایک جلسہ مولانا سید محمد علی مونگیری کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ندوۃ العلماء کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس اجلاس میں مولانا ثناء اللہ بھی شریک تھے اور تمام حاضر علماء میں سب سے کم عمر تھے۔

مولانا سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں۔

اجلاس میں مولانا شبلی، مولانا محمد علی مونگیری، مولانا لطف اللہ علی گڑھ، مولانا خلیل احمد سہارنپوری، مولانا محمد اشرف علی تھانوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری شامل تھے اور مولانا ثناء اللہ علماء میں سب سے کم عمر تھے۔

مولانا ثناء اللہ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے بنیادی رکن تھے۔

۱۹۱۲ء میں ندوہ کا اجلاس حکیم اجمل خاں کی دعوت پر دہلی میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مولانا شبلی کی تحریک پر مولانا ثناء اللہ امرتسری نے فرمائی تھی۔

۱۹۱۳ء میں ندوہ میں اسٹرائک ہوئی۔ اس اسٹرائک کو ختم کرانے کے لئے مولانا محمد علی جوہر اور حکیم اجمل خاں نے خاصی دلچسپی لی اور اس سلسلہ میں مسلمان علما و زعماء کا ایک اجلاس دہلی میں بلایا گیا۔ یہ اجلاس ۱۰ مئی ۱۹۱۴ء کو دہلی میں ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے کی تھی۔

اس اجلاس میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ذمہ یہ کام لگایا گیا کہ وہ ندوۃ کا دستور مرتب کرے۔ دستور کے لئے دہلی کے ریٹائرڈ جج پیرزادہ محمد حسین کی خدمات حاصل کی گئیں جنہوں نے تین دن میں دستور بنا کر ارکان کمیٹی کے سپرد کر دیا۔

کمیٹی کے ارکان یہ تھے۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاںؒ

مولانا ابوالکلام آزادؒ

مولانا محمد علی جوہرؒ

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

خواجہ غلام الثقلینؒ

مولانا نواب علی حسن خاںؒ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم عبدالولی لکھنویؒ

مجلس خلافت

۱۹۱۹ء میں مولانا محمد علی نے مجلس خلافت کے نام سے ایک جماعت بنائی۔ اس کا پہلا اجلاس لکھنؤ میں ہوا جس میں برصغیر کے زعماء، علماء اور اکابرین شریک ہوئے۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم بھی اس اجلاس میں شریک تھے اور آپ نے کارکنان مجلس خلافت کو اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔

جمعیۃ العلماء ہند

۱۹۱۹ء میں جمعیۃ العلماء ہند قائم ہوئی۔

اس جماعت کی تشکیل درج ذیل علماء کی سعی و کوشش سے ہوئی۔

مولانا عبدالباری فرنگی محلیؒ

مولانا کفایت اللہ دہلویؒ

مولانا احمد سعید دہلویؒ

مولانا ابوالکلام آزادؒ

مولانا آزاد سبحانیؒ

مولانا عبدالماجد بدایونیؒ

مولانا سید سلیمان ندویؒ

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

جمعیۃ العلماء ہند کا پہلا اجلاس مولانا ثناء اللہ کی تحریک پر امرتسر میں مولانا عبدالباری کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ۲۳ علمائے کرام کی مجلس عاملہ بنائی گئی۔ اہلحدیث جماعت کے درج ذیل علماء کو مجلس عاملہ میں شامل کیا گیا۔

مولانا محمد فاخر الہ آبادیؒ

مولانا سلامت اللہ جے راج پوریؒ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد اکرم خانؒ
مولانا منیر الزماں خانؒ
مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ
مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ
مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ

۱۹۲۵ء میں جمعیۃ العلماء ہند کا اجلاس کلکتہ میں مولانا سید سلیمان ندوی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مولانا ثناء اللہ شریک تھے۔

مولانا سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ

مولانا ثناء اللہ اس اجلاس میں شرکت کے لئے خاص طور پر تشریف لائے تھے کہ جمعیۃ کے اجلاس میں دار الحرب میں سود کے مسئلہ پر بحث کرنے والے تھے۔ حضرت مولانا سید انور شاہ اور دوسرے علماء دیوبند بھی تشریف فرما تھے انہوں نے مجھ سے کہا کہ اگر حضرات علمائے دیوبند حنفیہ کے مشہور مسلک

لا ربوا بین الحربی و المسلم فی دار الحرب

پر متفق ہوں تو میں اس کی تائید کروں گا مگر علماء میں نج کی گفتگو ہو کر رہ گئی۔ کھلے اجلاس میں کوئی بحث نہ ہوئی۔

کانگرس اور مسلم لیگ

سیاسی اعتبار سے مولانا ثناء اللہ ابتداء سے کانگریس سے وابستہ تھے۔ جب ہندو کانگریسی رہنماؤں کے تعصب کی وجہ سے جماعت میں ریشہ دوانیاں شروع ہوئیں تو بہت سے مسلمان زعماء نے کانگریس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم بھی اس گروہ میں شامل تھے۔ مولانا امرتسری اس کے بعد مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ ۱۹۱۹ء میں جلیانوالہ باغ کے حادثہ کے بعد کانگریس، مجلس خلافت اور مسلم لیگ کے اجلاس منعقد ہوئے تو مسلم لیگ کا اجلاس مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں کی صدارت میں منعقد ہوا۔ صدر مجلس استقبالیہ مولانا امرتسری تھے اور آپ نے ایک جامع و علمی خطبہ ارشاد فرمایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعتی خدمات

جماعت اہلحدیث کو منظم اور فعال بنانے میں مولانا ثناء اللہ مرحوم کی خدمات قابل قدر ہیں۔

دسمبر ۱۹۰۶ء/ شوال ۱۳۲۴ھ آرہ (مدراس) میں اہلحدیث کا سالانہ جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں "آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس" کے نام سے ایک تنظیم قائم کی گئی۔

مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری صدر اور مولانا ثناء اللہ امرتسری ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے اور اس اجلاس میں یہ بھی فیصلہ ہوا کہ اہلحدیث کانفرنس کو متعارف کرانے کے لئے علماء کی ایک تین رکنی کمیٹی تشکیل کی جائے جو پورے ہندوستان کا دورہ کر کے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کو متعارف کرائے۔ چنانچہ تین علماء پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی۔

کمیٹی کے ارکان یہ تھے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

مولانا عبدالعزیز رحیم آبادیؒ

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ

چنانچہ ان تینوں علمائے کرام نے پورے ملک کا دورہ کیا اور آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کو متعارف کرایا۔

ایک سال بعد آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی مجلس عاملہ کا انتخاب ہوا اور مندرجہ ذیل علماء کو مجلس عاملہ کا رکن نامزد کیا گیا۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی بانی ارکان میں شامل ہونے کی وجہ سے رکن تھے۔

ان کے علاوہ جو رکن تھے، وہ یہ تھے۔

مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ

مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ

مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد حنیف ندویؒ

ان کا تعلق پنجاب سے تھا۔

صوبہ یوپی سے مولانا ابوالقاسم بنارسی

صوبہ بہار سے مولانا عبداللہ الکافی اور مولانا عبداللہ الباقیؒ

دہلی سے حافظ حمید اللہؒ

ان ارکان میں مولانا ابوالقاسم بنارسی، مولانا عبدالوہاب آروی، مولانا سید محمد داؤد غزنوی، مولانا محمد اسماعیل سلفی، مولانا محمد حنیف ندوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری، کانگریس اور جمعیۃ العلماء ہند سے تعلق رکھتے تھے۔ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی کا تعلق مسلم لیگ سے تھا۔

انجمن اہل حدیث پنجاب

۱۹۲۰ء میں انجمن اہل حدیث پنجاب قائم ہوئی۔

جس کا صدر مولانا عبدالقادر قصوری اور ناظم اعلیٰ مولانا ثناء اللہ امرتسری کو بنایا گیا۔ مجلس عاملہ کے ارکان یہ تھے۔

مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

مولانا سید داؤد غزنوی

مولانا محمد اسماعیل سلفی

مولانا قاضی عبدالرحیم

مولانا محمد علی لکھوی

حکیم نورالدین

۸ سال بعد انجمن اہل حدیث پنجاب کا انتخاب ہوا تو مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری کو صدر اور مولانا عبدالمجید سوہدروی، کو ناظم اعلیٰ بنایا گیا۔

موتمر عالم اسلامی میں نمائندگی

۱۹۲۶ء/ ۱۳۴۵ھ میں سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمان آل سعود نے حجاز فتح کیا اور مکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معظمہ میں "موتمر عالم اسلامی" کا اجلاس بلایا۔ اس اجلاس میں شرکت کے لئے ہندوستان کی تین جماعتوں کو اپنے نمائندے بھیجنے کی دعوت دی گئی۔

۱۔ مجلس خلافت

۲۔ جمعیۃ العلماء ہند

۳۔ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس

مجلس خلافت کا وفد چار ارکان پر مشتمل تھا۔

۱۔ مولانا سید سلیمان ندوی (سربراہ وفد)

۲۔ مولانا محمد علی جوہر

۳۔ مولانا شوکت علی

۴۔ شعیب قریشی

جمعیۃ العلماء ہند کے وفد کے پانچ ارکان تھے۔

۱۔ مولانا کفایت اللہ دہلوی (سربراہ وفد)

۲۔ مولانا شبیر احمد عثمانی

۳۔ مولانا محمد عرفان

۴۔ مولانا احمد سعید دہلوی

۵۔ مولانا عبدالحلیم صدیقی

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا وفد چار ارکان پر مشتمل تھا۔

۱۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری (سربراہ وفد)

۲۔ مولانا عبدالواحد غزنوی

۳۔ مولانا سید اسماعیل غزنوی

۴۔ حافظ حمید اللہ دہلوی

مولانا سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں۔

مولانا ثناء اللہ ۱۹۲۶ء میں حجاز کے موتمر اسلامی میں نمائندہ اہلحدیث کی حیثیت سے شریک تھے اور عربی میں ایک دو مختصر تقریریں بھی اپنی طرز کی موتمر میں کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔ مدینہ منورہ بھی حاضر ہوئے تھے۔ کہتے تھے کہ جو اہلحدیث یہاں نہ آئے، وہ محبت سے خالی ہے۔

ثنائی اخبارات

دین اسلام کی تبلیغ، توحید الٰہی اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی نشر و اشاعت، شرک و بدعت کی تردید و توبیخ اور ادیان باطلہ کا قلع و قمع کرنے کے لئے مولانا ثناء اللہ مرحوم نے مختلف اوقات میں تین اخبار جاری کئے۔

۱۔ جریدہ مسلمان
۲۔ اخبار اہلحدیث
۳۔ مرقع قادیانی

جریدہ مسلمان

یہ ماہنامہ ۱۹۰۰ء میں مولانا نے امرتسر سے جاری کیا۔ یہ جریدہ عامۃ المسلمین کے مفاد کے لئے جاری کیا گیا۔ اس رسالہ میں غیر مذاہب کی طرف سے اسلام پر اعتراضات کا جواب دیا جاتا تھا اور تمام مضامین مولانا مرحوم خود ارقام فرماتے تھے۔

یہ جریدہ مئی ۱۹۰۸ء تک ماہوار شائع ہوتا رہا۔

۷ جون ۱۹۱۰ء کو اس کو ہفت روزہ کر دیا گیا۔

جولائی ۱۹۱۳ء میں اس کے حقوق منشی علم الدین کے نام منتقل کر دیئے گئے اور منشی صاحب اس کو زیادہ عرصہ تک سنبھال نہ سکے لہٰذا یہ اخبار بند ہو گیا۔

اخبار اہلحدیث

ہفت روزہ اخبار اہلحدیث امرتسر سے ۲۴ شعبان ۱۳۲۱ھ/ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء کو جاری ہوا اور مسلسل ۴۴ سال تک بغیر کسی ناغہ کے ۱۲ رمضان ۱۳۶۶ھ/ یکم اگست ۱۹۴۷ء تک شائع ہوتا رہا۔

جنوری ۱۹۱۴ء میں پریس کی تبدیلی کی وجہ سے اخبار اہلحدیث شائع نہ ہو سکا تو مولانا امرتسری نے جنوری ۱۹۱۴ء میں "مخزن ثنائی" اور فروری مارچ ۱۹۱۴ء کے شمارے "گلدستہ ثنائی"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نام سے شائع کیے۔

1919ء میں دوبارہ پریس کی تبدیلی کا مرحلہ پیش آیا تو مولانا مرحوم نے ۱۷۔اور ۲۵۔فروری کے شمارے "گلدستہ ثنائی" کے نام سے شائع کیے۔

اخبار اہلحدیث کس جذبہ کے تحت جاری کیا گیا تھا، مولانا ثناء اللہ مرحوم لکھتے ہیں۔

جب مذہبی تبلیغ کی ضرورت روز مرہ بڑھتی نظر آئی اور تصنیف کتب کا کام ناکافی ثابت ہوا تو اخبار اہلحدیث جاری کیا گیا جس میں ہر غلط خیال کی اصلاح کی جاتی ہے اور غیر مسلم کے حملہ کا جواب دیا جاتا ہے۔

اور اس کے بعد مولانا مرحوم اخبار اہلحدیث کا تعارف درج ذیل الفاظ میں کراتے ہیں۔

یہ اخبار کیا ہے، مجمع البحرین ہے۔ یعنی دین اور دنیا کا مجموعہ جس میں ملکی، مذہبی، اخلاقی اور تاریخی مضامین کے علاوہ متفرق سوال و جواب، دینی فتاویٰ اور مخالفین کے اعتراضات کے جواب درج ہوتے ہیں۔ غرض یہ اخبار توحید و سنت کا حامی، شرک و بدعت کا دشمن، مخالفین کے سامنے ڈھال کا کام دینے والا اور دنیا بھر کی چیدہ چیدہ خبریں بتانے والا ہے۔

اس اخبار کے اغراض و مقاصد یہ تھے۔

۱۔ دین اسلام اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کرنا۔

۲۔ مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیاوی خدمات بجالانا۔

۳۔ حکومت اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

چونکہ یہ اخبار توحید و سنت کے احیاء اور قرآن و حدیث کی بقاء کے لئے جاری کیا گیا تھا، اس لئے اس کے صفحہ اول پر یہ شعر لکھا ہوتا تھا۔

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث کو مولانا ثناء اللہ کی ادارت کا مستقل اعزاز حاصل رہا۔ تاہم 1929ء میں ۳ اپریل تا ۲۷ اگست مولانا امرتسری کے سفر حج کے دوران ان کے صاحبزادہ مولوی عطاء اللہ شہید اس کے مدیر اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نگران رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرقع قادیانی

قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لئے مولانا ثناء اللہ مرحوم نے "مرقع قادیانی" کے نام سے ایک ماہنامہ جاری کیا۔

مرقع قادیانی کا پہلا شمارہ یکم جون ۱۹۰۷ء کو شائع ہوا اور اکتوبر ۱۹۰۸ء تک جاری رہا۔ اس کے بعد اس کو بند کر دیا گیا۔ دوسری بار اپریل ۱۹۳۱ء میں جاری ہوا اور اپریل ۱۹۳۳ء تک جاری رہا، اس کے بعد بند ہو گیا۔

یہ رسالہ کیوں جاری کیا گیا؟

مولانا امرتسری لکھتے ہیں۔

اس رسالہ کی اشاعت کا مقصد دین اسلام کو بیرونی اور اندرونی حملہ سے بچانا ہے اور مرزا قادیانی کے غلط خیالات کی اصلاح کرنا ہے۔

تصانیف

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ صاحب نے مختلف موضوعات پر کتابیں لکھیں، جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ تفاسیر قرآن مجید و متعلقات
۲۔ تردید عیسائیت
۳۔ تردید آریہ سماج
۴۔ تردید قادیانیت
۵۔ تردید مقلدین احناف
۶۔ حمایت اہلحدیث
۷۔ تنقیدی کتب
۸۔ خدمۃ المسلمین اور اسلامی کتب
۹۔ علمی و ادبی تصانیف

مولانا امرتسری نے تصنیف و تالیف کا آغاز ۱۸۹۵ء میں کیا اور آخری عمر تک جاری رہا۔

تفاسیر قرآن مجید و متعلقات

۱۔ تفسیر ثنائی
۲۔ آیات تشابہات
۳۔ تفسیر القرآن بکلام الرحمان (عربی)
۴۔ بیان الفرقان علی علم البیان (عربی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ تفسیر بالرائے
۶۔ برہان التفاسیر بجواب سلطان التفاسیر
۷۔ تشریح القرآن
۸۔ تفسیر بالروایۃ

تردید عیسائیت

۹۔ تقابل ثلاثہ
۱۰۔ توحید، تثلیث اور راہ نجات
۱۱۔ جوابات نصاریٰ
۱۲۔ مناظرہ الہ آباد
۱۳۔ اسلام اور مسیحیت
۱۴۔ تحریفات بائبل اور تفسیر سورۃ یوسف
۱۵۔ کلمہ طیبہ
۱۶۔ اسلام اور پالی ٹیکس
۱۷۔ اسلام اور برٹش لاء

تردید آریہ سماج

۱۸۔ حق پرکاش
۱۹۔ کتاب الرحمان
۲۰۔ ترک اسلام
۲۱۔ حدوث وید
۲۲۔ مباحثہ دیوریا
۲۳۔ شادی بیوگان اور نیوگ
۲۴۔ حدوث دنیا
۲۵۔ الہام
۲۶۔ الرکوب السفینہ فی مباحثہ النگینہ
۲۷۔ سوامی دیانند کا علم وعقل
۲۸۔ نماز اربعہ
۲۹۔ تغلیب الاسلام
۳۰۔ القرآن العظیم
۳۱۔ مرقع دیانندی
۳۲۔ رجم الشیاطین بجواب اساطیر الاولین
۳۳۔ تبر اسلام
۳۴۔ بحث تناسخ
۳۵۔ ثمرات تناسخ
۳۶۔ قرآن اور دیگر کتب
۳۷۔ جہاد وید
۳۸۔ باعث سرور در مباحثہ جبل پور
۳۹۔ فتح اسلام یعنی مناظرہ خورجہ
۴۰۔ محمد رشی
۴۱۔ الہامی کتاب
۴۲۔ مقدس رسولؐ
۴۳۔ شانتی پاکٹ بک
۴۴۔ نکاح آریہ
۴۵۔ اصول آریہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶۔ تحریف آریہ
۴۷۔ تعلیم الاسلام
۴۸۔ ہنود، آریہ اور مولانا امرتسری
۴۹۔ ہندوستان کے دو ریفارمر
۵۰۔ مجموعہ رسائل بوید قرآن
۵۱۔ الفوز العظیم
۵۲۔ آریوں کے علماء سے ۲۵ سوالات اور ان کے فوری جوابات
۵۳۔ مباحثہ ناہن
۵۴۔ ایشور بھگتی
۵۵۔ مباحثہ گوشت خوری
۵۶۔ آریہ دھرم کا فوٹو
۵۷۔ ثبوت قرآنی گاؤ
۵۸۔ وید اور سوامی دیانند
۵۹۔ ابدی نجات
۶۰۔ اظہار حق
۶۱۔ کتاب روح
۶۲۔ حدوث مادہ
۶۳۔ وید کا بھید
۶۴۔ شدھی توڑ
۶۵۔ ویدک ایشور کی حقیقت
۶۶۔ اخبار مسلمان

تردید قادیانیت

۶۸۔ الہامات مرزا
۶۹۔ ہفوات مرزا
۷۰۔ صحیفہ محبوبیہ
۷۱۔ فاتح قادیاں
۷۲۔ آفتاب اللہ
۷۳۔ فتح ربانی در مباحثہ قادیانی
۷۴۔ عقائد مرزا
۷۵۔ مرقع قادیانی
۷۶۔ چیستان مرزا
۷۷۔ زار قادیاں
۷۸۔ فتح نکاح مرزائیاں
۷۹۔ تاریخ مرزا
۸۰۔ عجائبات مرزا
۸۱۔ شہادات مرزا
۸۲۔ ہندوستان کے دو ریفارمر
۸۳۔ مراق مرزا
۸۴۔ فیصلہ مرزا
۸۵۔ علم کلام مرزا
۸۶۔ عشرہ کاملہ
۸۷۔ تحفہ احمدیہ
۸۸۔ بطش قدیر بر قادیانی تفسیر کبیر
۸۹۔ ناقابل مصنف مرزا
۹۰۔ رسائل اعجازیہ
۹۱۔ ضرورت مسیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۲۔ قادیانی نبی کی تحریر فیصلہ کن ہے یا میرا حلف

۹۳۔ تفسیر ثنائی
۹۴۔ نکاح مرزا
۹۵۔ شاہ انگلستان اور مرزا قادیانی
۹۶۔ قادیانی مباحثہ دکن
۹۷۔ نکات مرزا
۹۸۔ محمد قادیانی
۹۹۔ تعلیمات مرزا
۱۰۰۔ تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار
۱۰۱۔ بہاء اللہ اور مرزا
۱۰۲۔ اباطیل مرزا
۱۰۳۔ مکالمہ احمدیہ (جلد اول)
۱۰۴۔ لیکھرام اور مرزا
۱۰۵۔ محمود مصلح موعود
۱۰۶۔ تحفہ مرزائیہ
۱۰۷۔ ثنائی پاکٹ بک
۱۰۸۔ تفسیر بالرائے

تردید مقلدین احناف

۱۰۹۔ حدیث نبویؐ اور تقلید شخصی
۱۱۰۔ علم الفقہ
۱۱۱۔ تقلید شخصی اور سلفی
۱۱۲۔ تکذیب المفکرین
۱۱۳۔ فقہ اور فقیہ
۱۱۴۔ اجتہاد و تقلید
۱۱۵۔ اصلی حنفیت اور تقلید شخصی
۱۱۶۔ تنقید تقلید
۱۱۷۔ اقتدائے اہلحدیث
۱۱۸۔ معقولات حنفیہ
۱۱۹۔ اصول الفقہ (عربی)
۱۲۰۔ تقلید شخصی
۱۲۱۔ قلعہ شکن بجواب باطل شکن
۱۲۲۔ اللوامع الالہیہ علی الصواعق الالہیہ
۱۲۳۔ مقاصد نمازیاں بجواب عقائد نمازیاں
۱۲۴۔ ہدایہ اور تقویۃ الایمان
۱۲۵۔ پیر جماعت علی شاہ کی قیادت
۱۲۶۔ فقہ دراصل قرآن ہے
۱۲۷۔ علم غیب کا مسئلہ
۱۲۸۔ وہابیت پر بہتان
۱۲۹۔ وفاۃ النبیؐ بجواب حیاۃ النبیؐ
۱۳۰۔ تنظیم الابرار علی تعلیم الجبار

تائید وحمایت اہلحدیث

۱۳۱۔ اہلحدیث کا مذہب
۱۳۲۔ فتوحات اہلحدیث

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۳۔ اسلام اور اہلحدیث
۱۳۴۔ آمین ورفع الیدین
۱۳۵۔ فاتحہ خلف الامام
۱۳۶۔ شمع توحید
۱۳۷۔ نور توحید

تنقیدی کتب

۱۳۸۔ الکلام المبین فی جواب الاربعین
۱۳۹۔ فیصلہ آرہ
۱۴۰۔ دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن
۱۴۱۔ فصل قضیۃ الاخوان بذکر تفسیر القرآن بکلام الرحمان
۱۴۲۔ اصلاح الاخوان علی ید السلطان (امرتسری غزنوی کا فیصلہ)
۱۴۳۔ حجیت حدیث اور اتباع رسولؐ
۱۴۴۔ خاکساری تحریک اور اس کا بانی
۱۴۵۔ نافہم مصنف
۱۴۶۔ کم علم مصنف
۱۴۷۔ خطاب بہ مودودی
۱۴۸۔ اتباع سلف
۱۴۹۔ خلافت محمدیہؐ
۱۵۰۔ خلافت ورسالت
۱۵۱۔ دکھے دل کی داستان
۱۵۲۔ مظالم روپڑی بر مظلوم امرتسری
۱۵۳۔ اہلحدیث کی امانت بجواب وہابیوں کی امامت
۱۵۴۔ برہان القرآن
۱۵۵۔ دفاع عن الحدیث
۱۵۶۔ برہان الحدیث باحسن الحدیث
۱۵۷۔ بیان الحق بجواب بلاغ الحق
۱۵۸۔ تصدیق الحدیث
۱۵۹۔ صلوٰۃ المومنین بجواب صلوٰۃ المرسلین
۱۶۰۔ کلمۃ الحق بجواب شرعۃ الحق

عامۃ المسلمین اور اسلامی کتب

۱۶۱۔ مسئلہ حجاز پر نظر
۱۶۲۔ سلطان ابن سعود، علی برادران اور موتمر
۱۶۳۔ تحریک وہابیت پر ایک نظر
۱۶۴۔ حیات مسنونہ
۱۶۵۔ تعلیم القرآن
۱۶۶۔ رہبر حجاج
۱۶۷۔ اسلام کیا چاہتا ہے
۱۶۸۔ تہذیب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۹۔ عزت کی زندگی
۱۷۰۔ میل ملاپ
۱۷۱۔ سلام المسلمین
۱۷۲۔ عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت

علمی وادبی تصانیف

۱۷۳۔ خصائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۱۷۴۔ ہدایۃ الزوجین
۱۷۵۔ رسوم اسلامیہ
۱۷۶۔ السلام علیکم
۱۷۷۔ شریعت وطریقت
۱۷۸۔ اسلامی تاریخ
۱۷۹۔ ادب العرب (عربی)
۱۸۰۔ التعریفات النحویہ (عربی)
۱۸۱۔ خطبہ صدارت
۱۸۲۔ سوانح امام بخاری
۱۸۳۔ التحفہ النجدیہ
۱۸۴۔ فتاویٰ ثنائیہ
۱۸۵۔ ترجمہ قرآن مجید (ثنائی ترجمہ)
۱۸۶۔ بارہ سورہ شریفہ (مترجم)
۱۸۷۔ قرآنی قاعدہ ثنائیہ
۱۸۸۔ مائۃ ثنائیہ یعنی صد احادیث نبویہ
۱۸۹۔ اربعین ثنائیہ

مشہور تصانیف کا مختصر تعارف

شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا کی (۲۳) مشہور تصانیف کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

تفسیر ثنائی

قرآن مجید کی اردو تفاسیر میں تفسیر ثنائی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس تفسیر میں قادیانیت اور نیچریت کا رد کیا گیا ہے۔

ترجمہ بامحاورہ، عام فہم، الفاظ قرآن کی نہایت عمدہ اسلوب سے تشریح، آیات قرآنی کا باہم ربط اور مخالفین اسلام کا عقلی ونقلی دلائل سے رد کیا ہے۔ مقدمہ تفسیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت مختلف مذاہب کی کتابوں سے فراہم کیا گیا ہے۔

یہ تفسیر (۸) جلدوں میں شائع ہوئی۔

اس تفسیر کی جلد اول ۱۳۱۳ھ/ ۱۸۹۵ء میں شائع ہوئی اور اس کی تکمیل ۲۹ رمضان ۱۳۴۹ھ/ ۱۹۳۱ء میں ہوئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقابل ثلاثہ

یہ کتاب پادری ٹھاکر دت کی تصنیف "عدم ضرورت قرآن" کا جواب ہے۔ اس میں توراۃ، انجیل اور قرآن مجید کے مابین تقابل کا جائزہ لیا گیا ہے۔

یہ کتاب پہلی بار ۱۹۱۰ء/ ۱۳۲۸ھ میں شائع ہوئی۔

اسلام اور مسیحیت

یہ کتاب عیسائیوں کی تین کتابوں

۱۔ توضیح البیان فی اصول القرآن

۲۔ مسیحیت عالمگیری

۳۔ دین فطرت اسلام ہے یا مسیحیت

کے جواب میں لکھی گئی۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۹۴۱ء/ ۱۳۶۰ھ میں شائع ہوئی۔

کتاب الرحمان

یہ کتاب ایک آریہ مصنف بھگتورام کی کتاب "کتاب اللہ وید ہے یا قرآن" کے جواب میں لکھی گئی۔ اس میں آریہ مصنف کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کا مسکت جواب دیا ہے۔ بقول مولانا سید سلیمان ندوی مناظرانہ رنگ میں یہ بڑی دلآویز کتاب ہے۔

۱۹۰۳ء/ ۱۳۲۱ھ میں امرتسر سے شائع ہوئی۔

ترک اسلام

یہ کتاب ایک مسلم عبدالغفور (نو آریہ دھرمپال) کی کتاب "ترک اسلام" کے جواب میں ہے۔

ترک اسلام کے مصنف نے اسلام پر بے جا قسم کے اعتراضات کئے تھے۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم نے بڑی سنجیدگی سے ان اعتراضات کے جوابات دیئے۔ اس کتاب کے شائع ہونے پر علمائے اہلحدیث اور علمائے دیوبند نے مولانا امرتسری کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا امرتسری نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ دھرمپال دوبارہ مذہب اسلام میں واپس آئے گا۔ چنانچہ آپ کی پیش گوئی پوری ہوئی اور دھرمپال غازی محمود دھرمپال کی صورت واپس اسلام میں آئے۔

یہ کتاب پہلی بار ۱۹۰۳ء/ ۱۳۲۱ھ میں امرتسر سے شائع ہوئی۔

مقدس رسولؐ

یہ کتاب آریہ سماج کی طرف سے ایک فضول کتاب ''رنگیلا رسول'' کے جواب میں لکھی گئی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر بے جا قسم کے اعتراضات کیے گئے تھے۔ مولانا امرتسری مرحوم نے بڑی سنجیدگی اور متانت سے اعتراضات کے جوابات دیئے۔

علمائے اہلحدیث اور علمائے دیوبند نے ''مقدس رسولؐ'' کے شائع ہونے پر مولانا امرتسری کو خراج تحسین پیش کیا۔

مولانا ثناء اللہ مرحوم اس کتاب کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے تھے۔

یہ کتاب پہلی بار ۱۹۲۴ء/ ۱۳۴۳ھ میں شائع ہوئی۔

الہامات مرزا

قادیانیت کی تردید میں مولانا ثناء اللہ مرحوم کی یہ پہلی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں مولانا مرحوم نے مرزا قادیانی کے الہامات اور پیش گوئیوں کا جائزہ لیا ہے اور ہر پیش گوئی پر کئی پہلو سے بحث کی ہے اور بتایا ہے کہ مرزا صاحب کے سارے الہامات اور پیش گوئیاں بناوٹی ہیں اور وہ اپنے دعویٰ میں کذاب ہے۔

یہ کتاب پہلی بار ۱۹۰۱ء/ ۱۳۱۹ھ میں شائع ہوئی۔

تاریخ مرزا

یہ کتاب مولانا ثناء اللہ مرحوم نے مرزا قادیانی کی سوانح حیات، مرزا صاحب کی تبلیغات اور اشتہارات کی روشنی میں مرتب کی اور مرزا صاحب کے حالات از پیدائش تا وفات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درج کیے ہیں۔

یہ کتاب پہلی بار ۱۹۱۹ء/ ۱۳۳۷ھ میں شائع ہوئی۔

نکات مرزا

اس کتاب کی تالیف کا پس منظر یہ ہے کہ مرزا محمود قادیانی نے مولانا مرتضیٰ حسن دیوبندی کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا۔ مولانا مرتضیٰ حسن نے خاموشی اختیار کی لیکن مولانا امرتسری نے مرزا محمود کا چیلنج قبول کیا لیکن مرزا محمود نے چپ سادھ لی۔

مولانا امرتسری نے اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے تفسیری نکات کی نقاب کشائی کی ہے مثلاً مولانا امرتسری لکھتے ہیں کہ

قرآن مجید میں آتا ہے کہ یاجوج ماجوج زمین میں فساد کرنے والے ہیں لیکن مرزا قادیانی عیسائیوں اور انگریزوں کو یاجوج ماجوج قرار دیتے ہیں۔

یہ کتاب ۱۹۲۶ء/ ۱۳۴۵ھ میں شائع ہوئی۔

تقلید شخصی اور سلفی

اس کتاب میں مسئلہ تقلید (ہر دو نوع) کی تحقیق اور کتاب "حقیقۃ الفقہ" از مولوی انوار اللہ حیدر آبادی اور رسالہ "الاقتصاد" از مولوی اشرف علی تھانوی کا جواب ہے۔

یہ کتاب پہلی بار ۱۹۲۱ء/ ۱۳۳۹ھ میں شائع ہوئی۔

"معقولات حنفیہ"

معقولات حنفیہ دراصل نامعقولات حنفیہ ہے۔ اس میں حنفی مسلک کے سات مسائل مفقود الخبر، زن مرتدہ، حرمت مصاہرت، خیار بلوغ، دہ دردہ، اقتدائے مقیم یا مسافر اور تفریق بین الزوجین کا ذکر کر کے محاکمہ کیا گیا ہے اور مولانا تھانوی کے رسالہ "الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزہ" پر بھی ناقدانہ تبصرہ فرمایا ہے۔

یہ رسالہ ۱۹۳۶ء/ ۱۳۵۵ھ میں شائع ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتہاد و تقلید

اس رسالہ میں دونوں مسئلوں (اجتہاد و تقلید) نصاب اجتہاد، نصاب تفسیر، اجماع، ادلہ اربعہ اور اصول خمسہ کی معقول اور کافی تحقیق کی گئی ہے۔

یہ رسالہ پہلی بار ۱۹۱۸ء/ ۱۳۳۶ھ میں شائع ہوا۔

اہلحدیث کا مذہب

اس کتاب میں یہ بتایا ہے کہ اہلحدیث کا مذہب یہ ہے کہ قرآن مجید اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام شریعت ہے۔ ان دونوں کے مقابلہ میں کسی صحابی، پیر فقیر، مفسر، محدث اور امام و ولی کا کا قول حجت نہیں ہے۔

مولانا فرماتے ہیں، یہ کتاب اہلحدیث کی دستاویز ہے۔

یہ کتاب پہلی بار ۱۸۹۹ء/ ۱۳۱۷ھ میں شائع ہوئی۔

شمع توحید

۴ نومبر ۱۹۳۷ء کو مولانا ثناء اللہ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ حملہ آور غالی بریلوی تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہوا کہ مولانا کی جان بچ گئی لیکن زخمی ہو گئے۔ صحت یاب ہوتے کے بعد مولانا مرحوم نے یہ رسالہ لکھا۔ اس میں عقائد فاسدہ کی تردید اور عقائد صحیحہ سے روشناس کرایا گیا ہے۔

یہ رسالہ پہلی بار ۱۹۳۸ء/ ۱۳۵۷ھ میں شائع ہوا۔

نور توحید

شمع توحید کے جواب میں طائفہ غالیہ نے "پروانہ تقلید" کے نام سے ایک رسالہ لکھا۔ مولانا امرتسری نے اس رسالہ کا جواب "نور توحید" سے دیا۔

یہ رسالہ ۱۹۳۸ء/ ۱۳۵۷ھ میں شائع ہوا۔

خاکساری تحریک اور اس کا بانی

خاکساری تحریک کے بانی علامہ عنایت اللہ مشرقی حدیث کو حجت شرعی تسلیم نہیں کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے اور ان کے مذہبی عقائد سلف صالحین کے عقائد سے بہت زیادہ مختلف تھے۔
اس کتاب میں علامہ مشرقی کے عقائد اور قرآن مجید میں ان کی تحریفات پر بحث فرمائی ہے۔

یہ کتاب ۱۹۳۹ء/ ۱۳۵۸ھ میں امرتسر سے شائع ہوئی۔

خطاب بہ مودودی

اس رسالہ میں مولانا سید مودودی کے نظریہ حدیث پر روشنی ڈالی ہے۔ مولانا مودودی مرحوم نے اپنے رسالہ ترجمان القرآن میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ شکوک وشبہات وارد کیے تھے۔

یہ رسالہ پہلی بار ۱۹۴۶ء/ ۱۳۶۵ھ میں شائع ہوا۔

خلافت محمدیہ

مسئلہ خلافت شیعہ اور سنی میں ایک عرصہ سے زیر بحث ہے۔ اہل سنت کا موقف یہ ہے کہ خلافت جس طرح قائم ہوئی، وہ بالکل برحق ہے لیکن شیعہ اس میں اختلاف کرتے ہیں۔ وہ حضرت علی بن ابی طالبؓ اور ان کی اولاد کو مستحق خلافت سمجھتے ہیں۔ مولانا امرتسری نے اس رسالہ میں دلائل سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس طرح خلافت قائم ہوئی، وہ علیٰ منہاج النبوۃ تھی۔

یہ رسالہ ۱۹۳۱ء/ ۱۳۵۰ھ میں پہلی بار امرتسر سے شائع ہوا۔

تحریک وہابیت پر ایک نظر

اس رسالہ میں شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدیؒ کے حالات زندگی اور مسئلہ قبہ جات پر علمائے دیوبند کے فتاویٰ درج کیے ہیں۔

یہ رسالہ پہلی بار ۱۹۲۹ء/ ۱۳۴۷ھ میں امرتسر سے شائع ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیات مسنونہ

اس رسالہ میں مولانا امرتسری نے بتایا ہے کہ انسان کی زندگی دو قسم کی ہے۔

اول۔انفرادی

دوم۔اجتماعی

اور ان دونوں امور پر مختصراً روشنی ڈالی ہے اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی تلقین کی ہے۔

یہ رسالہ ۱۹۳۵ء/۱۳۵۴ھ میں امرتسر سے شائع ہوا۔

اسلامی تاریخ

اس رسالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات طیبہ بطور حکایت قلمبند کئے ہیں اور یہ رسالہ خورد مسلمان بچوں کے لئے لکھا گیا تا کہ وہ اس کو پڑھیں اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے واقف ہوں۔

یہ رسالہ امرتسر سے ۱۸۹۹ء/۱۳۱۷ھ میں شائع ہوا۔

السلام علیکم

اس رسالہ میں "السلام علیکم" اور دیگر مذاہب کے سلاموں کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول میں السلام علیکم کی فضیلت اور اس کی تاکید حدیث نبویؐ سے ثابت کی گئی ہے۔

باب دوم میں دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ کیا گیا ہے۔

باب سوم میں السلام علیکم کہنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

یہ رسالہ ۱۹۰۵ء/۱۳۲۳ھ میں شائع ہوا۔

فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے ۱۹۰۳ء میں اخبار اہلحدیث شائع کیا اور اس میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک صفحہ فتاویٰ کے لئے مخصوص کیا۔ مولانا امرتسری کے فتاویٰ مسلسل ۴۴ سال اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتے رہے۔

یہ فتاویٰ مولانا محمد داؤد راز دہلوی نے جمع کر کے اور ان پر مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی سے نظر ثانی کرا کر ۱۹۵۲ء/۱۳۷۱ھ میں دو جلدوں میں دہلی سے شائع کئے۔

جلد اول میں عقائد نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے مسائل ہیں۔

اور جلد دوم میں نکاح، طلاق، پردہ، آداب، فرائض اور متفرق مسائل ہیں۔

آخری ایام

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرض وجود میں آ گیا۔ اس سے پہلے ہندوستان میں ہندو مسلم فسادات شروع ہو چکے تھے۔ مشرقی پنجاب میں بہت زیادہ فسادات ہوئے۔

۱۳ اگست ۱۹۴۷ء کو مولانا ثناء اللہ کے اکلوتے فرزند مولوی عطاء اللہ شہادت سے سرفراز ہوئے۔ شہر میں کرفیو نافذ تھا۔ بڑی مشکل سے دس آدمیوں کو جنازہ میں شرکت کی اجازت ملی۔ مولانا ثناء اللہ نے اپنے فرزند ارجمند کی نماز جنازہ پڑھائی اور دفن کر کے ۱۴ اگست کو کسمپرسی کی حالت میں امرتسر سے نکلے۔ جیب میں صرف پچاس روپے تھے۔ بڑی مشکل سے لاہور پہنچے اور لاہور سے گوجرانوالہ آ گئے اور مولانا محمد اسماعیل سلفی کے ہاں قیام کیا۔

مولانا ثناء اللہ جب امرتسر سے نکلے تو ان کے نکلنے کے بعد ہندوؤں نے آپ کے مکان پر یلغار کر دی۔ تمام سامان لوٹ لیا اور آپ کا کتب خانہ جو ہزاروں نایاب و نادر کتابوں کا ذخیرہ تھا، جلا کر خاکستر کر دیا۔

پروفیسر عبدالقیوم مرحوم نے اپنے ایک مضمون میں لکھا تھا کہ مولانا ابوالکلام آزاد نے چند آدمیوں کو مولانا ثناء اللہ کے کتب خانہ کے لئے امرتسر بھیجا تھا لیکن ان آدمیوں کے امرتسر پہنچنے سے پہلے کتب خانہ راکھ کا ڈھیر بن چکا تھا۔

مولانا امرتسری کو سب سے زیادہ رنج اور دکھ کتب خانہ کے ضائع ہو جانے کا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ثناء اللہ جنوری ۱۹۴۸ء میں گوجرانوالہ سے سرگودھا منتقل ہو گئے۔ وہاں آپ کو ثنائی برقی پریس امرتسر کے بدلے ایک پریس الاٹ ہوا تھا۔

مولانا ثناء اللہ سرگودھا سے اخبار اہلحدیث جاری کرنے کا پروگرام بنا رہے تھے کہ ۱۲ فروری ۱۹۴۸ء کو آپ پر فالج کا حملہ ہوا جس سے آپ بولنے سے معذور ہو گئے۔ آخر اس مرد مجاہد نے جس نے نصف صدی سے زیادہ دین اسلام کی خدمت کی، ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء/ ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ کو اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا ثناء اللہ نے ایک بار خاص مناسبت سے ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۰ء کو اخبار اہلحدیث میں یہ آرزو سپرد قلم کی تھی۔

میرا جنازہ جو اٹھے تو اس طرح نکلے
کہ ہوں جنازے میں سارے موجود مومن

یہ آپ کی آرزو پوری ہوئی۔ سرگودھا کے اہل توحید اور اہل ایماں نے آپ کو سپرد خاک کیا۔ آپ اپنی زندگی میں بکثرت یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

مارا دیار غیر میں لا کر وطن سے دور
رکھ لی میرے خدا نے میری بیکسی کی شرم

تاثرات

مولانا ظفر علی خاں نے مولانا ثناء اللہ کے انتقال پر زمیندار میں لکھا کہ

"مولانا ثناء اللہ کے انتقال سے حاضر جوابی کا دور ختم ہو گیا۔"

مولانا سید سلیمان ندوی نے معارف اعظم گڑھ مئی ۱۹۴۸ء میں لکھا۔

مولانا ہندوستان کے مشاہیر علماء میں تھے۔ فن مناظرہ کے امام تھے، خوش بیان مقرر تھے، متعدد تصانیف کے مصنف تھے، مذہباً اہلحدیث تھے۔

اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جس نے بھی زبان کھولی اور قلم اٹھایا، اس کے حملے کو روکنے کے لئے ان کا قلم شمشیر بے نیام ہوتا تھا اور اسی مجاہدانہ خدمت میں انہوں نے عمر بسر کر دی۔

مشہور صحافی اور ادیب قاضی عدیل احمد عباسی لکھتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلوب پر فالج گرا دینے والے لرزہ خیز حالات میں ایک مرد کامل نکلا جو ہمہ صفت موصوف تھا۔ عالم متبحر، مفسر، محدث، واعظ، مناظر، محقق، مفکر، مرد آہن اور مستقل مزاجی کا پیامبر تھا اور یہ تھے مجدد عصر، مبلغ اعظم، محقق اکبر حضرت شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ۔

مولانا عبدالرؤف رحمانی مرحوم لکھتے ہیں

اگر پوری دنیائے اسلام کے اکابر علماء کسی ایک مجلس علمی میں جمع ہوں اور بیک وقت عیسائیوں، آریوں، سناتن دھرمیوں، ملحدوں، نیچریوں، قادیانیوں، شیعوں، منکرین حدیث، چکڑالویوں، بریلویوں، دیوبندیوں، ست دھرمیوں سے غرض ہر فرقے سے ایک ایک گھنٹہ مسلسل ۹ گھنٹے بحث و مذاکرہ کی نوبت آئے تو عالم اسلام کی طرف سے کون کون ہستیاں ہوں گی، مجھے معلوم نہیں، لیکن پاکستان، ہندوستان، برما، لنکا، جزیرہ جاوا سماٹرا کی طرف سے صرف ایک ہستی پیش ہو سکتی ہے اور وہ حضرت شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمۃ اللہ کی تھی۔

پروفیسر حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی مرحوم لکھتے ہیں

مولانا ثناء اللہ دراصل ایک عبقری شخصیت تھے۔ میدان مناظرہ میں تو خصوصاً انہوں نے اپنی حاضر جوابی، شگفتہ بیانی، بذلہ سنجی اور معاملہ فہمی سے اپنی انفرادیت کو ہر طبقہ سے ہمیشہ تسلیم کرایا۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ